نام کتاب　مسائل غیر مقلدین

کتاب وسنت اور مذہب جمہور کے آئینہ میں

تصنیف　مولانا محمد ابوبکر غازی پوری

کتابت　شمس الحسن ادروی

طباعت　ربّانی انٹرپرائز لال کنواں دہلی ـ ۶

صفحات　۴۰۴

سالِ اشاعت　نومبر 2009

قیمت　۱۱۰/روپئے

ناشر

مکتبہ اثریہ قاسمی منزل سیدواڑہ غازی پور۔ یوپی

اسٹاکسٹ

ربانی بک ڈپو کٹرہ شیخ چاند لال کنواں دہلی ۶



مقدمہ

از قلم مولانا نور الدین نور اللہ الاعظمی مددگار مہتمم مکتبہ اثریہ غازیپور

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ـــ امابعد

ابھی تھوڑے ہی روز قبل فاضل اجل مولانا محمد ابوبکر صاحب غازیپوری مدظلہٗ کی گراں قدر اور نہایت محققانہ عربی تالیف " وقفۃ مع اللامذھبیۃ فی شبہ القارۃ الھندیۃ " کے نام سے منظر عام پر آکر قارئین کے ہاتھوں پہونچ چکی ہے۔

کتاب مذکور نے طائفہ غیر مقلدین کے اس جھوٹے دعویٰ کے پرخچے اڑا کر رکھدیئے ہیں کہ وہ اہل توحید، اہل سنت اور سلفی ہیں، اور ان کا عقیدہ ومذہب بھی وہی ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہما کا تھا، توحید وسلفیت کا نعرہ لگانے والا یہ طائفہ برسر عام ننگا ہوچکا ہے، انکے اکابر کے واقعی عقائد (۱) سامنے آجانے کے بعد اب بھی یہ غیر مقلدین وہی سلفیت اور اپنے موحد ہونے کا ڈھونگ رچتے رچاتے رہے تو یہ بے شرمی اور بے حیائی کی انتہا ہوگی اور اگر کوئی یہ کہدے کہ:

---

(۱) جنکو وہ آج تک چھپاتے رہے ہیں، آپکو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ غیر مقلدین حضرات بڑی چابکدستی اور نہایت خفیہ انداز میں اپنی وہ ساری کتابیں منظر عام سے ہٹاتے رہے ہیں جن سے ان کے واقعی عقائد اور انکے منہج وفکر کا پتہ لگتا ہے۔

بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

تو غلط نہ ہوگا۔

" وقفة مع اللامذهبية " نے غیر مقلدوں کے چہرہ سے نقاب الٹ دیا ہے اور عوام و خواص سب جان چکے ہیں کہ " غیر مقلدیت " فی الاصل قبوریوں، بدعتیوں، رافضیوں، نیچریوں اور دھریوں کی جماعتوں کا ملغوبہ اور معجون ہے، اور اس کا خمیر کتاب و سنت اور اسلام سے منحرف انہیں جماعتوں کے عقائد و اعمال سے تیار ہوا ہے، اور غیر مقلدین اپنے منہج اپنی فکر اپنے عقیدے اور خیالات کے اعتبار سے اہل سنت سے خارج مبتدعین اور اسلام سے منحرفین کی وہ جماعت ہے جس نے اپنے چہرہ پر اہلحدیث، اور سلفیت کا نقاب ڈال رکھا تھا تاکہ ان ناموں کی آڑ میں خلق خدا کو گمراہ کر سکے اور اپنی دنیاوی خواہشات و اغراض و مقاصد کو سلفیت کی نقاب کی آڑ میں زیادہ سے زیادہ پورا کر سکے۔

میں نے ابھی اوپر عرض کیا ہے کہ غیر مقلدین کی جماعت کو سلفیت سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ وہ بدعتی، رافضی اور نیچری جماعتوں کا ملغوبہ ہے، ممکن ہے کہ بعض سادہ مزاج لوگوں کو ہماری اس بات کے تسلیم کرنے میں کچھ تردد ہو اور اس کو وہ محض ایک الزام قرار دیں اسلئے ضروری ہے کہ یہاں ان کے بعض عقائد کا ذکر کر دیا جائے تاکہ میری بات کی تصدیق اور تائید ہو سکے، تفصیل اور حوالوں کیلئے " وقفة مع اللامذهبية " کا مطالعہ کیا جائے اور جہاں کوئی نئی بات ہوگی اس کا حوالہ یہیں دے دیا جائے گا۔

وباللہ التوفیق۔

(۱) بریلویوں اور بدعتیوں نیز رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ بزرگوں کی قبروں، مقامات مبارکہ اور بزرگوں کے متروکہ آثار کی زیارت کرنی باعث برکت ہے، اور یہی عقیدہ غیر مقلدوں کا بھی ہے۔ چنانچہ مولانا نواب وحید الزماں حیدرآبادی فرماتے ہیں۔

" سلف و خلف ہمیشہ سے بزرگوں کے آثار، انکی زیارت گاہوں، ان کے

مقامات، انکے کنویں اور انکے چشموں سے تبرک حاصل کیا کرتے تھے"
اور نواب صدیق حسن خانصاحب اپنے والد بزرگوار کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"ولا یزال النور علی قبرہ الشریف والناس یتبرکون بہ"

یعنی والد محترم کی قبر پر ہمیشہ نور رہا کرتا ہے اور لوگ آپکی قبر سے برکت حاصل کرتے ہیں۔

اور سلفیوں کے مذہب میں اسطرح کا عقیدہ رکھنا شرک اور گمراہی ہے، چنانچہ مشہور سلفی عالم شیخ ابن عثیمین اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں۔

"التبرک بالقبور حرام ویجب الانکار علی من یتبرک"

یعنی قبروں سے برکت حاصل کرنا حرام ہے، اور جو قبروں سے برکت حاصل کرے اس پر نکیر کرنا واجب ہے۔

(۲) سلفیوں کے نزدیک بزرگوں کی قبروں سے فیوض وبرکات حاصل کرنا جیساکہ ابھی معلوم ہوا کفر اور شرک ہے، لیکن غیر مقلدین علماء اسکو جائز قرار دیتے ہیں، نواب وحید الزماں لکھتے ہیں:

"اور یہیں سے وہ شبہ بھی دفع ہوگیا جو بعض کوتاہ بیں لوگوں نے ظاہر کیا ہے کہ کیسے بزرگوں کی قبرونکی زیارت سے فیوض وبرکات حاصل ہوں گے۔

(۳) سلفیوں کے نزدیک غیر اللہ سے توسل کرنا حرام اور شرک ہے لیکن غیر مقلدوں کے مذہب میں یہ جائز ہے، یہی نواب صاحب حیدرآبادی لکھتے ہیں:

"اس بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے کہ انبیاء وصالحین کے ذریعہ توسل کیا جائیگا کہ نہیں، تو کچھ لوگوں نے تو مطلقاً ناجائز بتلایا ہے، اور کچھ لوگوں نے زندوں سے جائز بتلایا ہے اور مردوں سے ناجائز اور کچھ لوگوں نے اسکو مطلقاً (یعنی مردوں اور زندوں دونوں سے) جائز بتلایا ہے اور ہمارے

اصحاب کا یہی تیسرا مذہب ہے"

اور یہی نواب صاحب اپنی کتاب نزل الابرار میں لکھتے ہیں :

"التوسل بانبیائه والصالحین من عباده جائز ویستوی فیه الاحیاء والاموات" (۱)

یعنی انبیاء اور بزرگوں سے وسیلہ پکڑنا جائز ہے اور اس بارے میں زندہ اور مردے برابر ہیں۔ (یعنی مردوں سے بھی توسل کرنا جائز ہے اور زندوں سے بھی)

(۴) سلفیوں کا عقیدہ ہے کہ بحرمۃ فلان اور بجاہ فلان سے دعا کرنا شرک اور حرام ہے اس سلسلہ میں سعودیہ کے سلفی علماء کی کمیٹی کا یہ فیصلہ ہے۔

التوسل الی اللہ فی الدعاء بجاہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم او ذاتہ او منزلتہ غیر مشروع لانہ ذریعۃ الی الشرک۔

یعنی دعا میں بجاہ الرسول، یا بذات الرسول یا بمنزلۃ الرسول سے توسل کرنا غیر مشروع ہے اس وجہ سے کہ یہ شرک کا ذریعہ ہے"

جبکہ غیر مقلدین کے وہ علماء بھی اسکو جائز کہتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں جنکو غیر مقلدین کا گروہ مجددیت کے مقام بلند پر فائز کرتا ہے۔ مثلاً نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم جو کہ غیر مقلدوں کی صف کے سب سے بڑے عالم ہیں، شیخ ابن عربی (۲) سے

---

(۱) ھدیۃ المھدی میں پوری ایک فصل کئی صفحوں کی اس توسل کے جواز کے بیان میں نواب حیدرآبادی صاحب نے قائم کی ہے، اس پوری فصل کو پڑھنے کے بعد آپ کو معلوم ہوگا کہ بریلویوں اور غیر مقلدوں کے عقیدہ میں اس بارے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(۲) وہی شیخ ابن عربی جنکو ابن تیمیہ ملحد اور زندیق اور کافر کہتے ہیں، اور تمام سلفی حضرات شیخ ابن عربی کے بارے میں ابن تیمیہ ہی کے ہم قدم ہیں۔

اپنے غایت درجہ کا تعلق اور حسن اعتقاد ظاہر کرتے ہوئے یوں دعا کرتے ہیں۔

" واحشرنا فی زمرۃ احبابہ بجاہ سید اصفیائہ وخاتم انبیائہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور روضۃ الندیہ کے آخر میں اس کتاب کا غیر مقلد مصحح یوں دعا کرتا ہے:

" یقول المتوسل بجاہ النبی الخاتم الفقیر الی اللہ تعالیٰ محمد قاسم۔

(۵) غیر اللہ کے ذریعہ مدد چاہنا بریلویوں اور شیعوں کا عقیدہ ہے، مگر غیر مقلدین غیر اللہ سے مدد چاہنے کو جائز قرار دیتے ہیں، نواب وحید الزماں حیدر آبادی اپنی کتاب ہدیۃ المہدی کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

" اے اللہ اس کتاب کی تالیف میں انبیاء، وصالحین اور ملائکہ مقربین کی ارواح سے مدد فرمائیے، اور خاص طور پر ہمارے امام حسن بن علی کی روح سے (۱) اور شیخ ابن تیمیہ حرانی کی روح سے اور شیخ مجدد الف ثانی کی روح سے میری مدد فرمائیے۔

(۶) یا رسول اللہ، یا مدار، یا علی، یا غوث، یا حیدر وغیرہ سے ندا کرنا یہ بریلویوں اور شیعوں کا عمل اور عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ غیر مقلدوں کا بھی ہے۔

نواب وحید الزماں حیدر آبادی فرماتے ہیں:

" اگر کوئی غلبہ محبت میں غیر اللہ کو یہ کہہ کر پکارے، یا رسول اللہ، یا علی یا حیدر یا مدار یا سالار، یا محبوب، یا غوث تو کوئی حرج نہیں جائز ہے "

(۷) مصیبت میں غیر اللہ کو پکارنا اور ان سے استعانت چاہنا یہ خالص مشرکانہ عمل ہے اور اس طرح کا عقیدہ بدعتیوں، بریلویوں اور شیعوں کا ہے، اہلسنت اسطرح کے

---

(۱) یہ غیر مقلدوں کی شیعیت بول رہی ہے

عقیدہ کو شرک سمجھتے ہیں اور سلفیوں کے نزدیک تو یہ شرک اکبر ہے، مگر غیر مقلدوں کے مذہب میں غیر اللہ سے مدد چاہنا اور استعانت کرنا جائز ہے، نواب صاحب بھوپالی مرحوم کا ایک طویل قصیدہ ہے اس کے چند بند کا درج ذیل ترجمہ ہے۔

"اے میرے آقا، اے میرے سہارے، اے میرے وسیلہ، اے میری پریشانی وآسانی میں کام آنے والے۔ میں تیرے دروازہ پر نہایت عاجزی کے ساتھ آہ آہ کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں، تیرے علاوہ میری مدد کرنے والا کوئی دوسرا نہیں ہے بس آپ ہی اے رحمۃ اللعالمین میری گریہ وعاجزی پر رحم فرمائیے۔ نیز نواب صاحب فرماتے ہیں:

قبلہ دیں مددے	کعبہ ایماں مددے
ابن قیم مددے	قاضی شوکاں مددے (۱)

(اے قبلہ دیں تو مدد فرما ، اے کعبہ ایماں تو مدد فرما
اے ابن قیم تو مدد فرما اے قاضی شوکانی تو مدد فرما۔)

(۸) سلفیوں کا عقیدہ ہے کہ قبروں کی مجاوری اور سدانت ممنوع اور حرام ہے جبکہ بریلویوں اور شیعوں کے نزدیک یہ جائز اور برکت والا کام ہے، اور جو عقیدہ بریلویوں اور شیعوں کا ہے وہی عقیدہ غیر مقلدین حضرات کا بھی ہے۔

نواب حیدرآبادی فرماتے ہیں۔

"کسی نے بھی نہیں کہا ہے کہ نبیوں اور بزرگوں کے قبروں کی مجاوری اور انکی خدمت کرنا

---

(۱) بھلا اس عقیدہ کو سلفیت سے کیا نسبت، یہی تو بریلویوں کا عقیدہ ہے، اللہ کے علاوہ مصیبت وپریشانی میں غیر اللہ کو پکارنا سلفیوں کے مسلک و مذہب میں شرک اکبر ہے، سلفیوں کا فتویٰ اس بارے میں یہ ہے " آنحضور کو پکارنا اور آپ کے نام کی نذر کرنا۔ اور آپ سے آپکی موت کے بعد ضرورتوں کو پورا کرنے یا مصیبتوں کو دفع کرنے کیلئے مدد چاہنا یہ شرک اکبر ہے اس سے آدمی ملت اسلام سے خارج ہوجاتا ہے، خواہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو دور سے پکارے یا قبر کے پاس رہ کر۔"

شرک ہے، خود حضرت حسن بن حسن کی بیوی نے اپنے شوہر کی قبر پر سال بھر تک مجاوری کی تھی۔"

(۹) سلفی حضرات دعا و تعویذ کے قائل نہیں وہ اسکو شرک سمجھتے ہیں، لیکن غیر مقلدین علماء کے نزدیک دعا تعویذ کرنا جائز ہے، نواب صدیق حسن خاں مرحوم کی دعا و تعویذ کے سلسلہ میں مستقل ایک تصنیف ہے جس کا نام کتاب التعاویذ ہے اور لطف یہ ہے کہ اس کتاب میں تعویذ کے ایسے ایسے نسخے ہیں جنکو وہ لوگ بھی شرک اور ناجائز کہے بغیر نہیں رہ سکتے جو دعا تعویذ کے کسی نہ کسی درجہ میں قائل ہیں نواب صاحب اپنی اس کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں۔

"میں نے اپنی اس کتاب میں جو اوراد و ظائف اور تعویذات ذکر کئے ہیں۔ وہ صرف وہی ہیں جو نفیس سے نفیس تر اور جو انکی روح کی روح ہیں، اور جو نامشروع تھے میں نے ان کا تذکرہ چھوڑ دیا ہے، اگرچہ فی الواقع وہ بھی جائز ہی ہیں۔ (۱)

سلفیوں کے امام وقت شیخ ابن باز فرماتے ہیں:

"تعویذ گنڈا شرک ہے، آنحضور کا ارشاد ہے جس نے تعویذ لٹکائی اس نے شرک کیا۔

نیز ابن باز مزید یہ فرماتے ہیں:

"اگر ہم نے قرآن کی آیت اور مباح دعاؤں سے تعویذ کو جائز قرار دیا تو بھی شرک کا دروازہ کھلے گا اسلئے اس کے سدباب کی خاطر ہر طرح کی تعویذ کو ناجائز قرار دیا جائے گا اور یہی بات درست اور صحیح ہے۔"

---

(۱) خوب! یعنی نامشروع ہونے کے باوجود بھی فی الاصل وہ جائز ہی ہیں، یہ ہے غیر مقلدوں کی سلفیت۔ لاحول ولا قوۃ۔

(۱۰) سلفیوں کا عقیدہ ہے کہ ابدال، غوث، قطب وغیرہ کی باتیں بے حقیقت ہیں ان کا کوئی وجود نہیں ہے اور اس سلسلہ کی جو روایات ہیں وہ بے اصل ہیں۔

لیکن غیر مقلدین کے عقیدہ میں ابدال وغیرہ خدا کے وہ بندے ہیں جن سے زمین کا نظام قائم ہے اور جنکے وسیلے سے بارش ہوتی ہے اور لوگوں کو مدد پہنچتی ہے۔

(۱۱) سلفی حضرات تصوف اور بیعت کو بدعت سمجھتے ہیں، اور تصوف کو خرافات کی دنیا بتلاتے ہیں، اہل تصوف پر سخت نکیر کرتے ہیں، لیکن غیر مقلدین کے تمام بڑے تصوف اور بیعت کے قائل تھے، خود بیعت ہوتے تھے اور دوسروں کو بیعت کرتے تھے۔

میاں صاحب دہلوی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ بیعت کرتے تھے، پنجاب اور بنگال میں انکے مریدوں کی ایک بڑی تعداد تھی، اور نواب صدیق حسن خاں اپنے والد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انکے ہاتھ پر جن لوگوں نے بیعت کی ان کی تعداد دس ہزار تھی، خود نواب صاحب اور ان کے لڑکے نواب نور الحسن بھی مولانا فضل الرحمن گنج مرادآبادی کے مرید تھے، غزنویوں کا پورا خاندان بھی متصوفین کا تھا۔

(۱۲) سلفیوں کا عقیدہ ہے کہ وحدۃ الوجود کا فلسفہ الحاد و کفر ہے اور شیخ ابن عربی جو اس فلسفہ کے موجد ہیں زندیق اور ملحد تھے۔

لیکن غیر مقلدین کے تمام بڑے وحدۃ الوجود کے قائل ہیں، اور شیخ ابن عربی کو کبار اولیاء اللہ میں سے شمار کرتے ہیں اور جو ابن عربی پر تنقید کرتا ہے اور انکے کفر و زندقہ کا قائل ہے اسکے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ بڑے خطرہ میں ہے شیخ ابن عربی کو میاں نذیر حسین صاحب دہلوی "خاتم الولایۃ المحمدیۃ" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ اور نواب صدیق حسن خاں ان کے زمرہ میں قیامت کے روز اپنے اٹھائے جانے کی بجائے خاتم الاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے، اور نواب حیدر باری علامہ وحید الزماں نے اپنی کتاب "ہدیۃ المہدی" میں

ان لوگوں پر سخت تنقید کی ہے، جو ابن عربی پر اعتراض کرتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ وغیرہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ انھوں نے شیخ ابن عربی کی باتیں سمجھی ہی نہیں اور ان پر انکا اعتراض بلا وجہ ہے۔

(۱۳) غیر مقلدین کے نزدیک تقلید شرک اور حرام اور بدعت ہے، لیکن سلفیوں کے شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب خود امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے، اور ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی امام کی تقلید واجب جانتے تھے، شیخ محمد بن عبد الوہاب فرماتے ہیں۔

"ہم فروع میں امام احمد بن حنبل کے مذہب پر ہیں، اور اگر کوئی ائمہ اربعہ میں کسی امام کی بھی تقلید کرتا ہے تو ہم اسکا انکار نہیں کرتے بلکہ ہم خود ان چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید پر لوگوں کو مجبور کرتے ہیں"

(۱۴) غیر مقلدین کرامات اور معجزات کے منکر ہیں جیسا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی عربی تفسیر سے واضح ہے، مولانا امرتسری نے اپنی اس تفسیر میں جگہ جگہ معجزات اور کرامات کا انکار کیا ہے، اور کرامات اور معجزہ سے متعلق آیات کی تفسیر اہل سنت والجماعت اور سلفیوں کے طریقے کے خلاف نیچریوں اور معتزلہ وغیرہ گمراہ فرقوں کے عقائد کے مطابق کی ہے۔

(۱۵) سلفیوں کے شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی معنی میں عرش پر مستوی ہے جیسا کہ لغۃ استواء علی العرش کا مفہوم معلوم وظاہر ہے۔

حالانکہ غیر مقلدین کے اکابر استواء علی العرش کی تفسیر جمہور اہلسنت کے عقیدہ کے مطابق کرتے ہیں اور اس بارے میں ان کا مذہب یہ ہے کہ استواء علی العرش کی کیفیت معلوم نہیں ہے۔ فتاویٰ نذیریہ میں ہے۔

"استواء علی العرش کی کیفیت معلوم نہیں" (ج ۱ ص ۳)

یہ عقیدہ سلفیوں کے عقیدہ کے خلاف ہے، اور سلفی اس طرح کا عقیدہ رکھنے والوں کو گمراہ کہتے ہیں۔

(۱۶) سلفیوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ نہیں ہیں، وہ قبروں میں اسی طرح مردہ مدفون ہیں جسطرح عام مسلمان مدفون ہوتے ہیں۔

لیکن غیر مقلدوں کا عقیدہ اسکے برخلاف یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور شہداء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں، فتاویٰ نذیریہ میں حضرت ابوہریرہ کی ایک روایت ذکر کرکے میاں صاحب فرماتے ہیں۔

"اس سے آنحضور کا قبر میں زندہ ہونا معلوم ہوا۔" (ص ۱۷/ج۱)

اور ایک دوسری جگہ اسی فتاویٰ میں ہے۔

"اور حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔" (ص ۵۲ ج۱)

(۱۷) شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور تمام سلفیوں کا مسلک ہے کہ صحابی کا قول وعمل دین میں حجت ہے، لیکن غیر مقلدین کا عقیدہ ہے کہ

"قول صحابی حجت نیست" (فتاویٰ نذیریہ ج۱ ص ۳۴)

(۱۸) سلفیوں کا عقیدہ ہے کہ اعمال ایمان کا جز ہیں اور یہی مذہب امام بخاری کا بھی ہے مگر غیر مقلدوں کا عقیدہ سلفیوں اور امام بخاری کے خلاف یہ ہے کہ اعمال ایمان کا جز نہیں ہیں، فتاویٰ نذیریہ میں ہے۔

وبسیارے حدیث ایں معنی کہ عمل جز ایمان نیست ولادت واضحہ می کنند (ص ۵۴۹ ج۱)

یعنی بہت سی احادیث سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ عمل ایمان کا جز نہیں ہے۔

(۱۹) سلفیوں کے مذہب میں فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی جائز نہیں، لیکن غیر مقلدین کے اکابر کا فرمان یہ ہے۔

"ہاتھ اٹھا کر بعد نماز فرض کے دعا مانگنا درست ہے"

(فتاویٰ نذیریہ ج۱ ص ۵۶۴)

(۱۹) غیر مقلدوں کا عقیدہ ہے کہ عیدگاہ مسجد نبوی سے افضل ہے، فتاویٰ نذیریہ میں ہے۔

" اور سوا انکے عیدگاہ مساجد دیگر سے افضل ہے حتیٰ کہ مسجد نبوی سے بھی"

(ص ۶۲۵ ج ۱)

(۲۰) سلفیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے لیے "جہت" ثابت ہے، لیکن غیر مقلدوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے وہ اللہ کیلئے کسی جہت کو ثابت نہیں مانتے۔

(۲۱) بریلویوں اور بدعتیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام کائنات اور تمام مخلوق کی اصل "نور محمدی" ہے اسی نور محمدی سے انکا وجود ہوا ہے اور یہی مذہب غیر مقلدین کا بھی ہے۔ علامہ نواب وحید الزماں فرماتے ہیں ہیں۔

فالنور المحمدی مادۃ اولیۃ لخلق السموات والارض ومافیھا۔

"یعنی نور محمدی تمام آسمان اور زمین اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب کے وجود اور پیدائش کی اصل ہے۔

یہ عقیدہ سلفیوں کے عقیدہ کے خلاف ہے اور گمراہی ہے۔

(۲۲) غیر مقلدوں کا عقیدہ ہے مردے قبروں میں سنتے ہیں، لیکن سلفیوں کا عقیدہ ہے کہ مردوں کو سماع حاصل نہیں، نواب حیدر آبادی فرماتے ہیں:

فالسماع فلاشك ان ذلك ثابت للشهداء ولسائر الموتیٰ

یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ سننا شہداء اور تمام مردوں کیلئے ثابت ہے۔ یہ بالکل بریلویوں اور قبوریوں والا عقیدہ ہے۔

(۲۳) بریلویوں اور بدعتیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور تمام مخلوقات میں آپ کی ذات سمائی ہوئی ہے، یہی عقیدہ

غیر مقلدین حضرات کا بھی ہے، نواب صدیق حسن خاں بھوپالی فرماتے ہیں:

"بعض عارفین کا قول ہے کہ تشہد میں "ایہا النبی" کا خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمدیہ تمام موجودات میں موجود ہے اور وہ نمازیوں کی ذات میں سرایت کئے ہوئے ہے"

یہ خالص کفریہ عقیدہ ہے، سلفیوں کو اس عقیدہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

(۲۴) غیر مقلدوں کے بعض علمار کا عقیدہ ہے کہ، حضرت عیسی کی پیدائش عام انسانوں کی طرح ماں باپ سے ہوئی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد اور مریم علیہما السلام کے شوہر موجود تھے، یہ قرآن کا کھلا انکار اور خالص کفر ہے، کوئی شخص اس عقید کے ساتھ مسلمان نہیں رہ سکتا۔

(۲۵) غیر مقلدین شیعوں کی طرح بارہ امام کے قائل ہیں۔

(۲۶) غیر مقلدین کا عقیدہ امام غائب کے بارے میں وہی ہے جو شیعوں کا ہے۔

(۲۷) غیر مقلدوں کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت فاسق تھی اور ان کو رضی اللہ عنہ کہنا جائز نہیں۔

(۲۸) غیر مقلدوں کا عقیدہ ہے کہ ہمیں پتہ نہیں کہ صحابہ کرام میں سے کون افضل ہے۔

(۲۹) غیر مقلدوں کو شیخین کی فضیلت حضرت علی پر تسلیم نہیں۔

(۳۰) غیر مقلدوں کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام کے بعد امت میں ایسے لوگ ہو سکتے ہیں جو صحابہ کرام سے افضل ہوں۔

(۳۱) غیر مقلدین کا عقیدہ ہے کہ بہت سے متاخرین علمار عوام صحابہ کرام سے افضل تھے۔

(۳۲) غیر مقلدین علمار کے نزدیک متعہ قرآن کی نص قطعی سے ثابت ہے۔

(۳۳) شیعوں کے نزدیک اجماع کوئی چیز نہیں نہ وہ دین میں حجت ہے، یہی مذہب غیر مقلدوں کا ہے۔

(۳۴) شیعوں کے نزدیک خطبہ جمعہ میں خلفاء راشدین کا ذکر بدعت ہے اور یہی مذہب غیر مقلدوں کا بھی ہے، نواب حیدرآبادی " اہلحدیث " کی شناخت کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

" اہلحدیث خطبہ جمعہ میں خلفاء کا ذکر نہیں کرتے اس وجہ سے کہ وہ بدعت ہے "

(۳۵) شیعوں کے نزدیک جمعہ کی اذان اولی بدعت ہے، انکے نزدیک صرف ایک اذان ہے اور یہی مذہب غیر مقلدین کا بھی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور تمام سلفی جمعہ کی نماز کیلئے دو اذان کے قائل ہیں اور اسی کو سنت سمجھتے ہیں۔

(۳۶) جس طرح شیعہ صحابہ کرام پر تبرا بھیجتے ہیں غیر مقلدین بھی صحابہ کرام کی ایک جماعت پر تبرا بھیجتے ہیں، اور انکی شان گرامی میں نازیبا بات کہتے ہیں۔ حتی کہ حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین زوجۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی انکا عقیدہ پراگندہ ہے۔

یہ ان عقائد کی کچھ تفصیل ہے جو غیر مقلدین جماعت کے شیوخ وعلماء نے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کئے ہیں، یہ علماء ومشائخ وہی ہیں جن کے سہارے غیر مقلدیت کی عمارت قائم ہے، ان میں کا کوئی مجدد ہے اور کوئی محدث، اور کوئی وہ ہے جو ورع وتقوی اور علم وکمال میں امامت کا درجہ رکھتا ہے۔

ان عقائد پر آپ ایک بار اور نظر ڈال لیجئے اور غور فرما کر بتلائیے کہ جن کے اس قسم کے عقائد ہوں، انکو سلفیت اور اہلسنت سے کیا نسبت ہوسکتی ہے؟ اب اگر ان تمام عقائد کے باوجود کوئی جماعت اپنے کو سلفی کہلوائے اور اپنے کو اہل سنت واہلحدیث ہونے کا شور مچاتی رہے تو اس کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ
" ایں کار از تو آید ومرداں چنیں کنند "

بہرحال یہ عرض کرنا ہے کہ حضرت مولانا محمد ابوبکر صاحب مدظلہ کی " وقفۃ

مع اللامذہبیۃ ۔ کی تالیف نے غیر مقلدین حضرات کے چہرہ سے سلفیت کا جھوٹا نقاب الٹ دیا ہے اور اب وہ اس لائق نہیں رہ گئے ہیں کہ عوام کا سامنا کرسکیں اور اپنے کو سلفی اور اہل سنت کہیں اور کہلوائیں ۔ غیر مقلدیت کا جو واقعی چہرہ ہے وہ آپ کے سامنے ہے ۔ (اور مزید روشنی حاصل کرنے کیلئے دققۃ کا مطالعہ کریں) اب اس کے باوجود بھی اگر کسی غیر مقلد کو یہی زعم ہے کہ وہ موحد اور سلفی اور اہلسنت ہی میں سے ہے تو کسی کے منہ پر بند تو نہیں باندھا جاسکتا اور نہ کسی کی زبان وقلم کو پکڑا جاسکتا ہے ، قادیانی اپنے کو سب سے بڑا مسلمان کہتے ہیں ، اور شیعہ اپنے کو پرستار حق ہونے کے مدعی ہیں ، بریلوی جماعت خود حق پرستوں اور اہل ایمان کی سب سے بڑی جماعت بنتی ہے ، البتہ اہل عقل واہل علم کسی کے بارے میں اسکے عقائد اور اسکے مذہب کی روشنی میں کوئی فیصلہ کرتے ہیں ۔

غیر مقلدین کے عقائد کے کچھ نمونے ہم نے جو یہاں ذکر کئے ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں اب ناظرین خود فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے حاملین کو سلفی اور اہل سنت کہا جاسکتا ہے ؟

غیر مقلدین سلفی اب ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں ورنہ کچھ مدت پہلے تک ان کے ناموں کے ساتھ سلفیت کا ٹائیٹل نظر نہیں آتا تھا ۔ کسی نے میاں نذیر حسین محدث دہلوی کو سلفی نہیں لکھا ، کسی نے نواب صدیق حسن خاں کو سلفی نہیں کہا ۔ کسی غیر مقلد نے حافظ عبد اللہ محدث غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ کو سلفی نہیں لکھا اور نہ حافظ عبد الرحمٰن محدث مبارکپوری کبھی غیر مقلدوں کے بیچ سلفی نام سے جانے پہچانے گئے ، پچاس سال قبل تک کے غیر مقلدین علماء کی فہرست پر نظر ڈالیے آپ کو ایک غیر مقلد عالم بھی سلفی نام کے ساتھ نظر نہیں آئے گا ۔ غیر مقلدین اپنے کو پہلے موحد پھر محمدی کہلاتے تھے اور ایک زمانہ کے بعد ، نہایت جادوئی طریقہ سے اہل حدیث ہو گئے ۔ اور آج سے کچھ قبل تک اسی نام پر ان کا قبضہ رہا ۔

اور وہ اسی نام کو اپنے لئے باعثِ افتخار سمجھتے رہے، اور سلفی ہونے کے باوجود اب بھی وہ اس نام سے آسانی سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

غیر مقلدین نے " اہلحدیث " نام کو اختیار کر کے لوگوں کو یہ تاثر دینا چاہا ہے کہ انکی جماعت وہ جماعت ہے جو حدیث پر عمل کرتی ہے۔ اور تمام صحیح حدیث پر عمل کرنا ہی اس کا مذہب ہے، اس بات کو خود غیر مقلدین علماء بار بار دعوی کی شکل میں دھراتے رہے ہیں چنانچہ ایک صاحب بڑے طرب میں فرماتے ہیں۔

" وہ (یعنی اہلحدیث) بخاری، مسلم کی حدیثوں کو اور تمام صحیح حدیثوں کو قابل عمل جانتے ہیں " (ملت محمدی ص۵)

غیر مقلدین نے اپنی اس بات یا اپنے اس دعوی کو بڑے پروپیگنڈائی انداز میں پھیلایا ہے اور بہت سے وہ لوگ جو غیر مقلدین کے مذہب سے صحیح واقفیت نہیں رکھتے انکے اس دعوی کو صحیح سمجھنے لگے ہیں، موجودہ دور کی اس مشغول دنیا میں کسے اتنی فرصت ہے کہ وہ کسی بات کی اصل حقیقت معلوم کرنے کیلئے کچھ تگ و دو کرے اور اگر کرنا بھی چاہے تو غیر مقلدین علماء کی کتابوں تک اس کی رسائی آسان نہیں۔

مگر ضرورت بہر حال تھی کہ غیر مقلدین کے اس فریب سے لوگوں کو نکالا جائے اور جو اصل واقعہ ہے اس کو سامنے لا کر غیر مقلدین کے مذہب کی حقیقت سے لوگوں کو متعارف کرایا جائے۔

پس جس طرح غیر مقلدین کی سلفیت سے لوگوں کو واقف کرانے کے لئے مولانا محمد ابوبکر غازی پوری مدظلہ نے **وقفۃ مع اللامذھبیۃ** جیسی اچھوتی اور نادر کتاب تصنیف فرما کر لوگوں کے سامنے ایک صاف شفاف آئینہ رکھ دیا ہے جسمیں غیر مقلدوں کا واقعی چہرہ دیکھا جا سکتا ہے اور انکی مصنوعی سلفیت کے بارے میں واقعی اور صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے اسی طرح غیر مقلدوں کے اہلحدیث ہونیکی حقیقت

سے لوگوں کو آگاہ کرنے کیلئے مولانا غازی پوری موصوف کا ایک بار قلم پھر حرکت میں آیا اور " وقفۃ " کے فوراً ہی بعد انکی یہ دوسری تازہ ترین اور گراں قدر تصنیف " مسائل غیر مقلدین کتاب وسنت اور مذہب جمہور کے آئینہ میں " آپ کے ہاتھوں پہونچ رہی ہے۔

اس کتاب میں غیر مقلدین اکابر کی تصنیفات سے مسائل دینیہ ذکر کر کے یہ دکھلایا گیا ہے کہ غیر مقلدین کے بیشتر مسائل کتاب وسنت اور مذہب جمہور سے الگ ہیں، اور یہ کہ غیر مقلدین کا یہ دعویٰ کہ وہ کتاب وسنت سے سر مو تجاوز نہیں کرتے اور جو بھی صحیح حدیث ہو اس پر ان کا عمل ہوتا ہے یہ محض زبانی جمع خرچ اور نرا دعویٰ ہے جبکہ واقعہ اسکے بالکل خلاف ہے۔

مولانا غازی پوری کی یہ کتاب بھی انکی پہلی کتاب کی طرح بڑی دلچسپ معلومات افزا اور طبیعت کو باغ و بہار بنانے والی تصنیف ہے، اور امید ہے کہ جس طرح انکی پہلی کتاب وقفہ نے غیر مقلدیت کے آہنی قلعہ میں زبردست شگاف ڈالدیا ہے کہ اس سے انکی سلفیت کی بنیاد نیچے سے کھسکتی نظر آرہی ہے، اسی طرح یہ کتاب بھی انکے " اہل حدیث " ہونے کے دعویٰ کی بنیاد کو مسمار کر کے رکھدے گی اور انکے اس دعویٰ کا کھوکھلا پن ظاہر ہو گا۔

ممکن ہے کہ مؤلف موصوف نے اپنی اس کتاب میں غیر مقلدوں کے خلاف جو تیکھا لب و لہجہ اختیار کیا ہے اس سے کسی صاحب کو شکوہ یا تکلیف ہو، مگر حق یہ ہے کہ غیر مقلدین کی کتابوں اور انکی تحریرات سے جنکو سابقہ پڑتا رہتا ہے وہ مولانا غازی پوری کے اس تیکھے لب و لہجہ کی شکایت ہرگز زبان پر نہیں لائیں گے۔

غیر مقلدین حضرات کا حال تو یہ ہے کہ وہ ائمہ مجتہدین، محدثین و فقہاء اور ان کے بعد کے لوگوں کا ذکر تو جانے دیجئے صحابہ کرام حتیٰ کہ نبی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم

کے بارے میں جو گستاخانہ اور بے باکانہ لب و لہجہ اختیار کرتے ہیں کوئی صاحبِ دین اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا اور کوئی باغیرت مسلمان اسکو قطعاً برداشت نہیں کرے گا۔

غیر مقلدین کے اکابر ہی تو ہیں جو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ لکھ گئے ہیں۔

"شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی طرف سے بغیر وحی الٰہی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں" (طریق محمدی ص ۳)

"تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو اس دین والے ایک امتی کی رائے کو اصل اور حجت سمجھنے لگے" (ایضاً ص ۳)

اور یہی صاحب حضرت عمر کے بارے میں لکھتے ہیں:

"پس آؤ سنو بہت صاف صاف اور موٹے موٹے مسائل ایسے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم نے ان میں غلطی کی"

"ان مسائل کے دلائل سے حضرت فاروق بے خبر تھے۔" (ایضاً ص ۴۰)

پھر یہ "باخبر صاحب" دس فقہی مسئلے ذکر کرکے یوں گوہر فشانی کرتے ہیں:

"پھر بھی ان موٹے موٹے مسائل ہیں جو روزمرہ کے ہیں دلائل شرعیہ آپ سے (حضرت عمر سے) مخفی رہے" (ایضاً ص ۴۲)

کیا کوئی سنی مسلمان جو عمر فاروق کے مقام و مرتبہ سے کچھ بھی واقف ہے جناب ممدوح کی شان میں اس قسم کی بکواس (اس کے خود کرنے کی بات تو الگ ہے اسکو) برداشت بھی کرسکتا ہے مگر یہ اہلحدیثیت کے مارے خم ٹھونک کر میدان میں آئے ہیں اور بڑی شان سے اسی قسم کی بکواس سے اپنی اہلحدیثیت کا برملا اور فخریہ اظہار کرتے ہیں۔

غیر مقلدین کے ایک مایہ ناز محقق حکیم فیض عالم صدیقی آجکل پیدا ہوئے ہیں

اور طبقۂ غیر مقلدین میں انکی بڑی پذیرائی ہے، انکی ایک کتاب کا نام ہے "سیدنا حسن بن علی" اس کتاب میں حکیم صاحب موصوف نے ایک نہایت ہی روح فرسا عنوان قائم کیا ہے۔

"سیدنا علی کی نام نہاد خلافت اور سیدنا حسن"

اس عنوان کے تحت حکیم صاحب نے بزعم خویش دو چیزیں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ایک تو یہ کہ "معاذ اللہ" حضرت علی خلافت کے اہل نہیں تھے دوسرے یہ کہ آپ کی خلافت نام نہاد تھی، اس پر انھوں نے بہت زور صرف کیا ہے، اس کتاب میں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی صحابیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حضرت حسنین کو زمرۂ صحابہ میں شمار کرنا صریحاً سبائیت کی ترجمانی ہے" (1)

(ص ۲۳)

اور نزل الابرار میں نواب وحید الزماں لکھتے ہیں:

"اس سے معلوم ہوا کہ کچھ صحابہ فاسق تھے جیسا کہ ولید اور اسی کے مثل کہا جائے گا، معاویہ، عمرو مغیرہ اور سمرہ کے حق میں (کہ وہ بھی فاسق ہیں"

اور یہی نواب صاحب ان صحابہ کرام کے بارے میں فرماتے ہیں؛

"لا یجوز لھم الترضی" (انکو رضی اللہ عنہ نہیں کہا جائیگا)

ان نواب صاحب کی تبرابازی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حد کو پہونچی ہوئی ہے انھوں نے مختلف کتابوں میں بالکل شیعوں کے انداز میں حضرت معاویہ پر تبرا بھیجا ہے اور انکے بارے میں نہایت گستاخانہ باتیں کی ہیں، ایک جگہ لکھتے ہیں:

"ایک سچے مسلمان جسکے دل میں ذرہ برابر بھی پیغمبر صاحب کی محبت ہو

---

(1) تفصیل کیلئے دیکھو مقدمہ رسائل اہلحدیث جلد دوم شائع شدہ لاہور پاکستان

دل یہ گوارا کرے گا کہ وہ معاویہ کی تعریف و توصیف کرے، البتہ ہم اہلسنت[1] کا طریق ہے کہ صحابہ سے سکوت کرتے ہیں (۲) اسلئے معاویہ سے بھی سکوت کرنا ہمارا مذہب ہے اور یہی اسلم اور قرین احتیاط ہے، مگر انکی نسبت کلمات تعظیم مثل حضرت اور رضی اللہ عنہ کہنا سخت دلیری اور بے باکی ہے، اللہ محفوظ رکھے (دیکھئے حوالہ کیلئے رسائل اہلحدیث جلد دوم)

اب ذرا حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص کے متعلق خان صاحب حیدرآبادی کا سکوت اور انکی احتیاط ملاحظہ فرمائیے، ان دونوں صحابہ کرام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔

"مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش اور شریر تھے" (رسائل اہلحدیث جلد دوم صـ۹۲)

اور حکیم فیض عالم حضرت ابوذر غفاری کے متعلق لکھتے ہیں:

"اس شعر میں دوسرے نمبر پر حضرت ابوذر غفاری کا نام ہے جو ابن سبا کے کمیونسٹ نظریہ سے متاثر ہو کر ہر کھاتے پیتے مسلمانوں کے پیچھے لٹھ لیکر بھاگ اٹھتے تھے" (خلافت راشدہ صـ۱۴۳)

جو صحابہ کرام کے بارے میں اس قدر بدزبان ہو وہ اگر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو سب وشتم کرے تو جائے تعجب نہیں، چنانچہ یہ حکیم صاحب حضرت امام ابوحنیفہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"امام ابوحنیفہ کے فرضی اور مزعومہ فضائل کی داستانیں شیعیت کے مزعومہ ائمہ سے بھی کئی گنا زیادہ ہیں" (اختلاف امت کا المیہ صـ۳۷)

---

(۱) جی ہاں بزعم خویش۔ (۲) صحابہ کرام کو فاسق بھی کہہ رہے ہیں اور سکوت بھی کر رہے ہیں، کیا خوب یہ سکوت ہے۔

اور فقہ حنفی کے متعلق حکیم صاحب اپنی اسی کتاب میں لکھتے ہیں :

"میں مکرر اس کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ آج فقہ حنفی کے نام سے جو اسفار لہو الحدیث (دل بہلانے والی باطل توتوں) کا مجموعہ دنیا میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کے ایک حصہ کو گمراہ کرنے کا موجب بن رہا ہے"

(صـ۱۴)

اور چونکہ دیوبندی جماعت نے غیر مقلدوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے اس وجہ سے ہندو پاک کے تمام غیر مقلدین دیوبندیوں سے بطور خاص چڑھے ہوئے ہیں، اور وہ دیوبندیوں کو کافر مشرک یہودی وغیرہ سب کچھ کہہ ڈالتے ہیں اگر آپ کو تفصیل کے ساتھ اس کا نمونہ دیکھنا ہو تو غیر مقلدین جماعت کی طرف سے حال ہی کی شائع شدہ عربی کتاب "الدیوبندیۃ" کو ملاحظہ فرمالیا جائے۔

حکیم فیض عالم اپنی کتاب "اختلاف امت کا المیہ" میں دیوبندیوں پر یوں برستے ہیں :

"کتاب وسنت کی روشنی میں دیوبندی اور بریلوی دونوں ہی بدعتی ہیں" (صـ۱۳۵)

اور مولوی محمد جوناگڈھی "نکاح محمدی" میں فرماتے ہیں :

" اے دیوبند کے مفتیو اور مدرسو جو تم یہ لمبی لمبی تنخواہیں لیکر درس وافتاء پر بیٹھے ہوا سے امام ابوحنیفہ حرام بتلاتے ہیں" (نکاح محمدی صـ۲)

اور حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو فتاویٰ نذیریہ کے مقدمہ نگار نے دیوبندیوں کا گرو گھنٹال کہا ہے۔

غیر مقلدین حضرات کے لب ولہجہ کے ان نمونوں اور صحابہ کرام، اعلام امت، فقہائے عظام اور دنیائے اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں حتی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تک کے بارے میں انکے اس بے باکانہ اظہار خیال کے باوجود بھی اگر اس کتاب کے مؤلف کے لب ولہجہ کے تیکھاپن سے کسی کو شکایت ہوتی ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا

کہ اس کے ہاتھ میں حق انصاف کا ترازو ہے جو لوگ اپنا لب ولہجہ درست نہ رکھتے ہوں انکو کسی دوسرے کے لب ولہجہ کی نادرستگی سے کبیدہ خاطر نہ ہونا چاہئے۔

پیش نظر کتاب اس حیثیت سے بھی بڑی گرانقدر ہے کہ ابتک اس موضوع پر اتنی مفصل کتاب ہمارے سامنے نہیں تھی، مؤلف کی کاوش اور معلومات کی فراہمی میں انکی جد وجہد ہم جیسے کوتاہ ہمت لوگوں کیلئے بڑی سبق آموز ہے، ہمیں خوب معلوم ہے کہ مولانا غازی پوری مدظلہ کا وقت خصوصًا انکے والد کے مسلسل علالت اور انکے صاحب فراش ہونے کی وجہ سے بڑا مصروف اور مشغول ہے، مگر اللہ نے انکو بڑی قوت ارادی، صبر وحوصلہ اور بڑے عزم وہمت سے نوازا ہے وہ اپنی تمام مشغولیتوں اور ذہنی عدم سکون کے باوجود علمی کام کیلئے بھی کسی نہ کسی طرح وقت نکال ہی لیتے ہیں، یہ انکے عزم وحوصلہ ہی کی بات ہے کہ اتنے کم وقت میں "وقفة مع اللامذهبية" اور "مسائل غیر مقلدین" جیسی اہم اور علمی اور اتنے حجم کی کتابیں انکے قلم سے وجود میں آگئیں۔

ہمیں امید ہے کہ قارئین کو پیش نظر کتاب بھی انکی پہلی کتاب کی طرح پسند آئے گی اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کی حیات میں برکت دے اور انکے قلم کی وشادابی کو باقی رکھے اور ہمیں انکے علم ومعلومات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا موقع حاصل ہوتا رہے۔ آمین یارب العالمین۔

نورالدین نوراللہ اعظمی

خادم مکتبہ اثریہ غازی پور

۱۰ر محرم الحرام ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۹ر مئی ۱۹۹۶ء

سہ شنبہ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرقہ غیر مقلدین (جو بہت دنوں تک اہلحدیث ہونے کا مدعی بنارہا اور اب ادھر کچھ عرصہ سے کسی خاص غرض اور مصلحت کے پیش نظر اپنے سلفی ہونے کا زیادہ ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے) نے اس وقت ہندوپاک میں اپنی شرپسندی، سلف بیزاری صحابہ کرام اور ائمہ فقہ وحدیث اور جمہور علمائے اسلام کے خلاف طعن وتشنیع، بدزبانی، اور شیعوں کے انداز میں تبرا بازی میں خاص شہرت حاصل کرلی ہے۔

خلیجی ممالک کی دولت نے (جو ان کو عطایا وصدقات کی شکل میں مل رہی ہے) ان کا دماغ خراب کر دیا ہے اور اب ان کی زبان وقلم کی پوری طاقت کا استعمال اس مقصد کیلئے ہورہا ہے کہ اہل توحید واہل ایمان کتاب وسنت پر عمل کرنے والے اور عشق نبی کے متوالے صرف ہم ہیں، بقیہ مسلمانوں کی تمام جماعتیں، تمام مذاہب اور تمام فرقے اسلام سے خارج اور کتاب وسنت سے دور ہیں، سرچشمہ ہدایت صرف ان کے ہاتھ میں ہے، انکے علاوہ بقیہ تمام مسلمان گمراہ ہیں، بددین ہیں، بدعتی ہیں، کافر ہیں مشرک ہیں۔

ان کی کتابوں کو دیکھو اور پڑھو تو معلوم ہوتا ہے کہ دعوے کرنا، چیلنج کرنا انکا مزاج بن گیا ہے، دین کے یہ ٹھیکیدار ہیں، کتاب وسنت پر ان کا تنہا قبضہ ہے جو یہ سمجھیں اور جو یہ کہیں اور جو یہ عمل کریں وہی خدا کی نازل کردہ شریعت ہے اور وہی نبی فداہ ابی وروحی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اور امت کے بقیہ لوگ خواہ وہ صحابہ کرام کی جماعت ہو، یا فقہاء ومحدثین کا مقدس گروہ ہو، یا وہ متأخرین علماء

ہوں، نہ ان کی فہم وادراک قابل اعتبار ہے، اور نہ ان کا عمل قابل اتباع ہے اور نہ ان کی روشن وپاک ومطہر زندگی کا کوئی اخلاقی و دینی پہلو قابل تقلید ہے۔

بس پوری امت مسلمہ میں ڈیڑھ سو سال قبل کی، "تولد شدہ، غیر مقلدوں کی جماعت"(۱) ہی برحق ہے، وہی "طائفہ منصورہ" ہے اور انہیں کے پاس دین کامل ہے، اسی جماعت کا عمل کتاب وسنت پر ہے، اب اگر کوئی جنت کا راستہ چاہے تو انھیں کے "آہنی قلعے" میں آجائے اور "شیشوں کے محلات" سے دور رہے۔ (۲)

اور یہ شیشوں کے محلات میں رہنے والے کون ہیں؟ تمام مقلدین احناف ہوں کہ شوافع، مالکیہ ہوں کے حنابلہ یہ تمام ہی گمراہ ہیں اور اپنے اپنے اماموں

۱۔ جس نے پہلے تو "موحد" کا لقب اختیار کیا، پھر وہابی "سے پھر تے سے انھوں نے اپنے کو "غیر مقلد" مشتہر کیا، اور آخر میں ایک زمانہ تک وہ "اہلحدیث" ہونے اور کہلانے کا شور مچاتے رہے، اور پھر جب خلیجی ممالک میں پٹرول برآمد ہوا اور دولت کی ریل پیل ہوئی اور اس جماعت کے "زیرکوں" نے دیکھا کہ سعودی علماء کی جماعت ومشائخ نجد وحجاز اپنے ناموں کے ساتھ سلفی لکھ رہے ہیں تو جھٹ ان کی جماعتوں میں شامل ہونے کی خاطر انھوں نے ایک مزید چھلانگ لگائی اور "سلفیت" کا سائن بورڈ لگا کر ان کے سامنے جاکھڑے ہوئے کہ اے دیکھو ہم بھی تمہاری ہی خمیر کے ہیں۔ اور اب ہند وپاک کے سارے ہی "اہلحدیث" "سلفی" ہو گئے یا ہو رہے ہیں، اور اب یاروں کے مزے ہی مزے ہیں، خلیج کی دولت نے ان کی زندگی کو پرعیش تو بنا ہی دیا تھا اس نے ان کے دماغ کو بھی خراب کر دیا ہے، ہاں ان کے سلف میں پچاس سال قبل تک کوئی سلفی نام کا نظر نہیں آتا۔

(۲) مولانا مقتدی حسن ازہری استاذ جامعہ سلفیہ بنارس اپنے خاص غیر مقلدانہ لہجے میں فرماتے ہیں: ہم صرف کتاب وسنت کی بات کرتے ہیں، اور جسے کتاب وسنت کی روشنی میں بات کرنی ہو وہ ہم سے بات کر سکتا ہے، ہم شیشے کے محل میں نہیں رہتے۔ (مجلہ "المآثر" مئو)

کی تقلید میں گرفتار، وہی تقلید جو غیر مقلدین کے نزدیک شرک اور گمراہی ہے۔

غیر مقلدین کا عام عقیدہ تمام مقلدین کے بارے میں یہی ہے کہ وہ مبتلائے معصیت و شرک ہیں، اسلئے ان کی زبان و قلم سے تمام مذاہب متبوعہ کے علماء، فقہاء، محدثین اور بزرگان دین کو زخم لگتے ہیں، اور یہ غیر مقلدین ان کو زخم لگا کر مسکراتے ہیں اور تھوڑے وقفہ سے فقہ اور تقلید کی مذمت میں کوئی نہ کوئی اشتہار اور کوئی نہ کوئی کتاب ان کی طرف سے شائع ہوتی رہتی ہے۔

اور یہ دین و امت کی اتنی بڑی اور اتنی عظیم خدمت ہے کہ اس وقت پوری جماعت "اہلحدیث" برصغیر میں اسی کام پر لگی ہوئی ہے اور اس کیلئے اس کے پروگرام بڑے مرتب، بڑے منظم اور بڑے مسلسل ہیں۔

یوں تو جیسا میں نے عرض کیا کہ غیر مقلدوں کے نزدیک ان کے علاوہ تمام مسلمان گمراہ ہیں اور ہر مقلد مشرک ہے، لیکن چونکہ ہندوستان و پاکستان میں احناف کی اکثریت ہے اسلئے ان کا نشانہ اس برصغیر میں بطور خاص احناف ہی ہیں اور احناف کے خلاف انکی دریدہ دہنی، بدزبانی اور تبرا بنیا اخلاق و شرافت کی آخری حد کو پار کر چکا ہے۔ ان کے سلف میں تو احناف علماء کا کچھ احترام بھی تھا، علم کی نسبت ہی سے سہی انکی کچھ عزت بھی تھی، اور چونکہ ان کے زمانہ میں اخلاق و شرافت کی بہر حال کچھ نہ کچھ قدر تھی اس وجہ سے ان کو اس کا کسی نہ کسی درجہ میں لحاظ بھی تھا۔

مگر یہ نئی پود جو پچاس سال کے اندر کی ہے اور خلیج کی دولت کی لالچ میں سلفیت کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے، اس نے علم و اخلاق شرافت و مروت اور کیرکٹر و کردار کا جنازہ نکال کے رکھ دیا ہے، اب غیر مقلدوں کی کتابوں میں احناف اور فقہ حنفی کے خلاف جو زہر اگلا جا رہا ہے اور جس قسم کی سڑی گالیوں سے، احناف، فقہ حنفی اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تواضع کی جاتی ہے ان کے نمونے کچھ اس قسم کے آپ کو ملیں گے۔

" اور اسی طرح ہمارے مذہب اسلام کا مقابلہ مذہب حنفی کیسے کر سکتا ہے؟ قرآن وحدیث کا مقابلہ فقہ حنفی کیا کر سکتا ہے جو ایک قسم کا کوک شاشتر ہے، بے شمار گندگیوں کا مجموعہ ہے، مختلف خیال لوگوں کی گپ شپ کا ایک پلندہ ہے، متضاد خیالات کا ایک چوں چوں کا مربہ ہے " (مذہب حنفی کا مذہب اسلام سے اختلاف)

صٹ

" پھر اہلحدیث کو کیا پڑی کہ اتنے کامل و مکمل پاک مصفی دین و شریعت کو چھوڑ کر حنفیوں کی ز ٹلیات میں اپنا سر کھپائے، اس چوں چوں کے مربہ کو کنھگالے اور اس کوک شاشتر کی ورق گردانی میں اپنا وقت برباد کرے۔

یہ بد قسمتی حنفیوں ہی کو مبارک ہو کہ اسلام جیسا کامل و مکمل دین انکو کافی نہیں بلکہ اس کو وہ ناقص سمجھ کر مذہب حنفی کے نام سے ایک نیا دین انھوں نے جاری کیا ہے جو باقاعدہ اسلام سے علحدہ ایک پوری شریعت ہے۔ (ایضاً صہ)

" اہلحدیث جماعت اس وقت سے چلی آرہی ہے جبکہ آپ کے حنفی مذہب کے بانی اور "رب" امام ابو حنیفہ عدم سے وجود میں بھی نہیں آئے تھے۔ (ایضاً صہ)

" یہ تمہارے ہی امام تھے جو شراب کشید کیا کرتے تھے اور اس کی تجارت کرتے تھے۔ (صہ ایضاً)

" یہ طوائفوں کے بازار حنفی مذہب ہی نے تو کھلوا رکھے ہیں، یہ ساری طوائفیں اپنے آپ کو حنفی سنی مذہب بتاتی ہیں " (ایضاً صہ)

" تمہارا مذہب سراسر قرآن وحدیث کے خلاف ہے، اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ ان تمام گندگیوں کو چھوڑ دو، اور فقہ کی گندی کتابوں کو چھوڑ دو " (ایضاً صہ)

" یہودی وہ قوم ہے جو اسلام کی دشمن اور قرآن وحدیث کی دشمن ہے یہ حنفی اسی سانچے میں فٹ ہوتے ہیں، ان کو حدیث رسول سے چڑھ ہے، قرآن سے دشمنی ہے محمدی نام سے چڑھ ہے، حنفی نام سے محبت ہے جو امام ابو حنیفہ کی بیٹی حنیفہ کی

نسبت ہے " (ایضاً صہ ۱۹)

" یہ تو حنفی یہودیوں کی فطرت ہے جو قرآن کی آیتوں میں تحریف کرتے ہیں اضافے کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں " (صہ ۲۰ ایضاً)

" لیکن چونکہ ان کا مذہب حنفی ہے، ان کا رب ابو حنیفہ ہے ان کے نبی علمائے احناف ہیں، یہ صرف انہیں کا کلمہ مانیں گے اللہ اور رسول کا حکم نہیں مانیں گے "

" ہاں حنفیوں کے رب ابو حنیفہ اور ان کے نبیوں علمائے احناف نے شریعت حنفیہ کی طرف سے حکم دیا ہے " (صہ ۲۴ ایضا)

" لیکن چونکہ ان کا رب ابو حنیفہ ہے، اور ان کے نبی علمائے احناف ہیں اسلئے یہ انکی بتائی ہوئی نماز پڑھتے ہیں " (صہ ۲۵ ایضا)

" حنفیہ عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ کتوں کی طرح ہاتھوں کو زمین پر بچھا کر سجدہ کریں (۱) (صہ ۲۴ ایضاً)

---

(۱) اس بیچارے مسکین ابو الاقبال سلفی کو معلوم نہیں کہ خود انکا مذہب اس بارے میں کیا ہے۔ مشہور غیر مقلد عالم نواب وحید الزماں حیدرآبادی لکھتے ہیں: وصلوٰۃ المرأۃ کصلوٰۃ الرجل غیر انہا ترفع یدیہا الیٰ ثدییہا عند التحریم ولا تخوی فی السجود بل تنخفض وتلصق وتضم بطنہا بفخذیہا (کنز الحقائق صہ ۲۲) یعنی عورتوں کی نماز مردہی کی طرح ہوتی ہے لیکن عورت تحریمہ کے وقت اپنا ہاتھ اپنے دونوں پستانوں تک اٹھائے گی اور سجدہ میں اپنے پیٹ کو زمین سے دور نہیں رکھے گی، بلکہ جھک کر اور اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے ملاکر سجدہ کریگی، یعنی احناف ہی کے مذہب کے مطابق غیر مقلدوں کے مذہب میں بھی عورتوں کو نماز پڑھنے کا طریقہ بتلایا جارہا ہے۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ موجودہ غیر مقلدین میں سے بیشتر عوام ہی نہیں علماء تک کو نہ یہ معلوم ہے کہ ان کے دینی و شرعی مسائل کیا ہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ ان کے واقعی عقائد کیا ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی کتابوں میں ان باتوں پر بھی نکیر کرتے ہیں جو خود ان کے مذہب کی ہیں، اب یہیں دیکھئے یہ کتے والی نماز خود انکے مذہب کی ہے، مگر یہ بیچارے اس سے جاہل اور ناواقف ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اس طریقہ پر نماز نہیں پڑھتے کیونکہ ان کا مذہب اسلام نہیں حنفی ہے، ان کا رب اللہ نہیں ابو حنیفہ ہے اور ان کے نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ علمائے احناف ہیں " (ایضاً ص۲۶)

" حنفیہ ان تمام حدیثوں کو نہیں مانتے آخر سوال یہ ہے کہ کیوں نہیں مانتے؟ صرف اسلئے نہیں مانتے کہ ان کے رب ابوحنیفہ نے اس کا حکم نہیں دیا" (ص۳۵ ایضاً)

" مذہب حنفی میں شریعت سازی کا حق امام ابوحنیفہ اور علمائے احناف کو ہے، یہ ہے فرق مذہب اسلام اور مذہب حنفی میں، جبکہ حنفی مذہب بالکل ایک علاحدہ مذہب ہے " (ایضاً ص۴۲)

" حنفی مذہب کی بنیاد ساری کی ساری من گھڑت، ضعیف اور جھوٹی بے بنیاد حدیثوں پر ہے " (ص۴۴ ایضاً)

" حنفیہ منافق ہیں " حنفی مذہب کی نماز کیا ہے، ایک مذاق ہے (ص۴۵ ایضاً)

" سچ کہا کہنے والے نے دیوبندی اس مذہب کے یہودی ہیں " (ص۵۱ ایضاً)

" حنفیہ حضرات بظاہر تو کلمہ (لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں لیکن عملاً ان کا کلمہ لا الٰہ الا ابوحنیفۃ وعلماء الاحناف اربابا من دون اللہ ہے۔ (۱) (ایضاً ص۶۹)

یہ ہیں صرف ایک کتاب "مذہب حنفی کا اسلام سے اختلاف" سے چند نمونے اسی سے آپ اندازہ لگالیں کہ اہلحدیث اور سلفی نام کے کیمپوں میں کس طرح کی تربیت ہورہی ہے، اور دین و دعوت اور سلفیت کے اشاعت کے نام پر غیر مقلدین کے مدرسوں اور مرکزوں میں جو کام ہورہا ہے اس کی نوعیت کیا ہے، ان کے مدارس

---

(۱) ٹھہرو ٹھہرو میرے بھائی دیکھو عبارت غلط ہورہی ہے۔ یوں لکھو، الا ابوحنیفۃ وعلماء الاحناف ارباب من دون اللہ۔

اور معابد سے جو لوگ پڑھ پڑھ کر نکل رہے ہیں ان کا فکر، ان کا مزاج کس سانچے میں ڈھل رہا ہے۔ ان کے ذہن و دماغ میں جو زہر گھولا جا رہا ہے وہ اُمتِ مسلمہ کے لئے کتنا قاتل ہے، اور دین و شریعت کیلئے کتنا مہلک ہے۔

ابھی حال ہی میں غیر مقلدوں کی جماعت ہند و پاک کی مشترکہ کوششوں سے "الديوبندية" نامی عربی زبان میں ایک کتاب بڑی آب و تاب سے چھپی ہے اور اسے بڑی خاموشی اور رازدانہ طریقہ پر دست بدست علمائے عرب و مشائخِ نجد و حجاز میں پھیلایا گیا ہے۔ اور عرب حکومتوں کے سربراہوں کے پاس اور سرکاری دفاتر میں اس کے نسخے بھیجے گئے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف نے پوری کوشش اور بڑی عرق ریزی اس کام کے لئے کی ہے کہ وہ دیوبندی جماعت کو بدعقیدہ دکھلائے اور کافر و مشرک اور بریلوی اور قبر پرستوں کی جماعت جیسا ایک ضال و مضل فرقہ ثابت کرے۔

جب وہ کتاب میرے ہاتھ میں آئی تو خیال ہوا کہ ذرا اس "داعی کتاب و سنت" اور "عامل بالحدیث والقرآن" اور "اہل حدیث" اور "ہدایت یافتہ" جماعت کے گھر میں بھی جھانک کر دیکھا جائے کہ آخر وہ اپنے ان دعووں میں کتنی سچی ہے، جو جھانک کر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اسلام میں شیعوں اور قادیانیوں کے بعد اس سے بڑھ کر جھوٹی جماعت کوئی ہے نہیں، اور یہ معلوم ہوا کہ شیعوں، بریلویوں، بدعتیوں لامذہبوں اور قادیانیوں کے شرکیہ و خرافاتی معتقدات و تعلیمات سے اس فرقہ "اہلحدیث" کا خمیر تیار ہوا ہے، جس کی تفصیل میں نے اپنی عربی کتاب۔

"وقفة مع اللامذهبية في شبه القارة الهندية"

میں دکھائی ہے، اور خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب نے اس ضال و مضل اور بدعتی جماعت کی بنیاد کو ہلا کر رکھ دیا ہے، اور اب یہ کتاب و سنت کے جھوٹے مدعی دائیں بائیں دیکھ رہے ہیں کہ آخر یہ ہوا کیا، اور اب کیا کیا جائے، اور سنا یہ جا رہا ہے

کہ اس جماعت کے اکابر لوگوں سے نگاہیں چرا رہے ہیں اور اس پر افسوس کر رہے ہیں کہ ہم نے " الدیوبندیہ " نامی کتاب شائع کر کے شدید غلطی کی ہے، اور جس چوری کو ہم نے اب تک لوگوں کی نگاہ سے چھپا رکھا تھا " دقفۃ مع اللامذہبیۃ " کی اشاعت نے اسے منظر عام پر لاکر ہم کو چوروں کی صف میں کھڑا کر دیا ہے، ایک صاحب نے انکی اس طرح کی باتوں کو سن کر اس جماعت کے ایک بڑے " داعی " کے سامنے یہ مصرع پڑھا۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

جن کو غیر مقلدوں کے خلافِ کتاب وسنت عقیدوں سے واقف ہونے سے کچھ بھی دلچسپی ہے ان کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے، اس کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوگا کہ " سلفیت " اور " اہلحدیث " ہونے کے یہ جھوٹے مدعی شرک وبدعت اور رافضیت کے کس دہانے پر کھڑے ہیں۔

جب میں وہ کتاب لکھ رہا تھا تو اسی فرقہ کے کچھ مسئلے مسائل کی بھی کتابوں کو دیکھنے کا موقع ملا جن میں اس قسم کے دعوے تھے۔

" الحمدللہ اہلحدیث کو آج بھی اس بات پر فخر ہے، ہمارا مسلک سچا ہے اور ہمارے امام سب سے بڑے حتیٰ کہ امام الانبیاء ہیں۔

(مذہب حنفی کا مذہب اسلام سے اختلاف ص۸)

" دین کامل اہلحدیث کے پاس موجود ہے قرآن وحدیث کی شکل میں اہلحدیث کا معنی ہی قرآن وحدیث کا ماننے والا ہے " (ایضاً ص۱۹)

" یہ کیسے ممکن ہے کہ اہلحدیث ہو اور قرآن وحدیث کو نہ مانے اہلحدیث کا تو دعویٰ ہی یہ ہے کہ قرآن وحدیث کو مانتے ہیں " (ایضاً ص۱۹)

" ہم صرف کتاب وسنت کی بات کرتے ہیں، اور جسے کتاب وسنت کی روشنی میں بات کرنی ہو وہ ہم سے بات کر سکتا ہے، ہم شیشے کے محل میں نہیں رہتے "

(مولانا مقتدی احسن ازہری کی ایک تقریر)

"اولہ دین اسلام منحصر در دو چیز ست یکے کتاب عزیز و دیگر سنت مطہرہ"
(عرف الجادی صـ۳)

"ہم اہلحدیث ہیں برادر
ہے قول نبی ہمارا رہبر" (طریق محمدی صـ۹)

"نہاد اہل حدیث است اتباع سنن" (ایضاً صـ۸)

"جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے" (صـ۲۲ ایضاً)

اس طرح کی باتیں اور دعوے غیر مقلدین کی کتابوں میں بکثرت اور جگہ جگہ نظر آئے ان سے یہ احساس ہوا کہ یہ فرقہ دوسروں کو یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ غیر مقلدین جو بزعم خود "اہلحدیث" ہیں ان کا عمل کتاب و سنت پر ہے، اور ان کے تمام مسائل و عقائد کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر قائم ہے اور یہ کہ تنہا یہ وہ فرقہ ہے جو تمام صحیح حدیثوں پر عمل کرتا ہے، اور بقیہ جتنے مذاہب متبوعہ ہیں، خواہ حنفی ہوں خواہ شافعی، مالکیہ ہوں، یا حنابلہ ان تمام کی بنیاد کتاب و سنت کے علاوہ پر ہے یہ اپنے اپنے امام کے اقوال کے پیرو ہیں، نہ ان کو اللہ سے محبت ہے نہ اللہ کے رسول سے، نہ ان کا تعلق کتاب اللہ سے ہے نہ سنت رسول اللہ سے یہ گمراہ ہیں اور گمراہی کی وادی میں بھٹک رہے ہیں۔

غیر مقلدوں کا جس طرح سے پہلا دعویٰ کہ اہل حدیث صرف کتاب و سنت پر عامل ہیں اور ان کا عمل تمام صحیح حدیثوں پر ہے ایک بہت بڑا دعویٰ ہے، اسی طرح ان کا یہ الزام کہ ائمہ متبوعین کے مقلدین احناف، شوافع، مالکیہ، حنابلہ وغیرہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر اقوال رجال اور اجتہادات ائمہ کی پیروی کرتے ہیں، اہل سنت والجماعت کی اکثریت پر نہایت گھناؤنا الزام ہے جس کی جواب دہی اس فرقہ کو انشاء اللہ آخرت میں کرنی ہوگی۔

احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کا عمل کتاب و سنت پر ہے کہ نہیں ہمیں

مسائل غیر مقلدین

کتاب وسنت اور مذہب جمہور کے آئینہ میں

اس کتاب میں غیر مقلدین حضرات کے اس پُرشور دعویٰ کو نہایت مدلل انداز میں چیلنج کیا گیا ہے کہ وہ "اہل حدیث" ہیں اور ان کا عمل تمام سنتوں اور تمام صحیح حدیث پر ہوتا ہے اور یہ کہ وہ دینی و شرعی مسائل کے اختیار کرنے میں سلف کے طریقہ پر ہیں۔

تالیف: محمد ابوبکر غازی پوری

ناشر۔ مکتبہ اثریہ قاسمی منزل سیدواڑہ۔ غازیپور
یوپی۔ انڈیا